گلزارِ سنّت

حصّہ اوّل

افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شائع کردہ

مرکز احیاءِ سنّت مسجد بلال دیوبند ۲۴۷۵۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گلزارِ سنّت

حصّہ اوّل

افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف :- محدث اعظم حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب رح

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ

حضرت جناب آفتاب احمد (مدینه منوره)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء

نور حراء پبلیشر

ای میل: noorbari786@gmail.com

فون: 0092-312-2502281

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

نام کتاب :- ______ گلزار سنّت

مؤلف :- ______ محدث اعظم حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحبؒ

ناشر :- ______ مرکز احیاء سنّت، دیوبند

تعداد :- ______

مطبوعہ :- ______ ربّانی انٹرپرائزز

قیمت :- ______

شائع کردہ:-

مرکز احیاء سُنّت، مسجد بلال دیوبند ۲۴۷۵۵۴

فہرست مضامین

ترتیب مضامین

1.	مولف گلزار سنت	1
2.	وصیت	10
3.	فیوض وبرکات	11
4.	اتباع سنت	15
5.	سنت کی اہمیت حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظر میں	22
6.	باب اول طریقہ سنت واسطے صبح کو جاگنے اور کام میں	26
7.	دوسرا باب رات کے طریقہ سنت کا	27
8.	تیسرا باب سنت پینے اور کھانے میں	30
9.	باب بیان میں سنتوں لباس اور کپڑوں کے	34
10.	باب بیان میں نکاح کی سنت اور شادی وغیرہ کے	38
11.	باب بیان میں سنتوں سفر کے اور متعلق اسکے	40
12.	باب بیان سنت کے کاموں کا	42
13.	باب سنتوں کا متعلق بیماری وغیرہ کے	44
14.	ضمیمہ	48
15.	روزمرہ کے مختلف احوال کی مسنون دعائیں	55

مؤلف گلزارِ سنّتؒ

قدوۃ العلماء زبدۃ العارفین خزینۂ علم و عمل مجسمہ زہد تقویٰ محدث اعظم حضرت مولانا سیّد اصغر حسین میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی عرب و عجم اور یورپ و ایشیا میں اسی طرح جانی پہنچانی ہوئی ہے جس طرح دن چڑھے کا سورج۔

حضرت میاں صاحبؒ اس خاندان کے چشم و چراغ تھے جن کے تمام آباؤ اجداد درسلسلہ صاحب کشف و کرامات بزرگ ہوتے چلے آئے ہیں آپ سیّدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے خاندان اور ان کی پسری اولاد سے ہیں، آپ حسنی اور حسینی سیّد تھے آپ کے چہرے سے انوار سیادت ٹپکتے تھے آپ مادرزاد ولی تھے حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ سے آپ کے بارے میں استفسار کیا تو حضرت تھانویؒ نے ارشاد فرمایا۔

کتابیں تو ہم نے میاں صاحب سے زیادہ پڑھی اور لکھی

ہوں گی لیکن بزرگی میں اہم ان کی جوتیوں کی خاک تک نہیں پہنچ سکتے. وہ اولیاء اللہ کے ایسے خاندان سے ہیں کہ اس خاندان میں ہمیشہ ولی اللہ پیدا ہوتے رہے ہیں، اور میاں صاحب مادرزاد ولی ہیں ان کی برابری کون کرسکتا ہے۔

حضرت میاں صاحبؒ ۸ شوال ۱۲۹۴ھ بروز شنبہ بعد عشاء مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۸۷۷ء کو عالم ظہور میں آئے آپ کا تاریخی نام مختار احمد عرفی نام میم شاہ اصل نام سیّد اصغر حسین اور نانا صاحب سیّد محمد عبداللہ شاہ عرف میاں جی منّا شاہ صاحبؒ (موسس دارالعلوم دیوبند) کا تجویز کردہ نام فرخ سیر ہے آپ کے والد ماجد کا نام سیّد محمد حسن شاہ صاحب ہے جو دیوبند کے فارسی کے ماہر عالم تھے،

حضرت میاں صاحب کی بسم اللہ آپ کے نانا میاں جی منا شاہ صاحب نے کرائی قرآن کریم میاں جی صاحب نے پڑھایا اردو فارسی کی تعلیم آپ نے اپنے والد صاحب سے حاصل کی پھر دارالعلوم میں داخل ہوکر فارسی کی تکمیل مولانا محمد یسین صاحب (والد ماجد مفتی شفیع صاحبؒ)

اور مولانا منظور احمد صاحبؒ کی، ۱۳۱۰ھ میں فارسی سے فراغت کے بعد شعبۂ عربی میں داخل ہوئے اور تکمیل درس نظامی کی آپ کے مشہور اساتذہ میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ دیوبندی، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی نقشبندیؒ حضرت مولانا حافظ محمد احمد قاسمیؒ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی وغیرہم ہیں، ۱۳۲۰ھ میں علوم عربیہ کی تکمیل سے فارغ ہوکر آپ دارالعلوم دیوبند میں ایک سال چند ماہ تک دفتری کام کرتے رہے اس کے بعد ۱۳۲۱ھ میں آپ کو جونپور مدرسہ مسجد اٹالہ میں صدر مدرس بنا کر بھیج دیا گیا وہاں ۱۳۲۷ھ تک برابر دینی تدریسی خدمات انجام دیتے رہے پھر ۱۳۲۷ھ میں حضرت شیخ الہند کی طلبی پر دوبارہ دارالعلوم دیوبند تشریف لے آئے اور درس وتدریس کے ساتھ ماہنامہ القاسم کی ایڈیٹری بھی فرماتے رہے اسباق میں پابندیٔ اوقات آپ کی بلند پایہ خصوصیات میں سے ہے چنانچہ ۱۳۵۴ھ میں آپ کی جوان العمر صاحبزادی کا انتقال ہوا اور آپ نے نہایت صبر وشکر کے ساتھ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا اور نماز فجر پڑھ کر تجہیز وتکفین کا کام اپنے صاحبزادوں کے سپرد کر کے

سبق پڑھانے کے لئے مدرسہ تشریف لائے اور حسب دستور وقت مقررہ تک سبق پڑھایا اور سبق کے بعد طلبا ء سے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کرائی جنازہ تیار ہونے پر شریک جنازہ ہو گئے جنازہ کی نماز حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے پڑھوائی۔

آپ بیعت حضرت شاہ عبداللہ عرف میاں جی منا شاہ صاحبؒ سے ہیں جو آپ کے مربی ہیں اور آپ کے والد حضرت شاہ محمد حسن میاں صاحب کے حقیقی ماموں ہیں جو بڑے مستجاب الدعوات کاملین میں سے تھے، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت دارالعلوم دیوبند کی بنیاد میں پہلی اینٹ یعنی سنگ بنیاد رکھنے کا مسئلہ آیا تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتویؒ نے ارشاد فرمایا کہ پہلی اینٹ وہ رکھے گا جس کے دل میں کبھی گناہ صغیرہ کا ارادہ نہ ہوا ہو اور فوراً ہی حضرت میاں جی منّا شاہؒ کا نام پیش کر دیا جس کو سب ہی حضرات پسند کیا اور دارالعلوم جیسی مقدس عمارت کے سنگ بنیاد کی پہلی اینٹ آپ ہی کے دست مبارک

سے رکھوائی گئی جس کے آثار قبولیت ظاہر ہیں، ارواح ثلثہ ص۲۳
ارشادات حکیم الاسلام ص۴۳، اکابر علماء دیوبند ص۱۱۲۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے میاں جی صاحب سے گناہ تو درکنار مدۃ العمر کبھی گناہ کا وسوسہ تک بھی دل میں نہیں گذرا، بہرحال حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب نے سلوک کے منازل ان ہی بزرگ کی صحبت میں رہ کر طے کئے ہیں اجازت بیعت وخلافت حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے بھی ہے جس کو حضرت منّا شاہ نے حضرت حاجی صاحبؒ کہہ کر حاصل کیا تھا پھر ۱۳۱۰ھ میں حضرت منّا شاہ صاحبؒ نے اپنے وصال سے ایک دن قبل آپ کو اجازت بیعت وخلافت عطا فرمائی۔

حضرت مولانا سیّد اصغر حسین میاں صاحبؒ نے تین حج کیے لیکن اس شان سے کہ اپنی آمد اور روانگی صیغہ راز میں رکھتے تھے پہلا حج حاجی امداد اللہ صاحب کے قیام کے زمانہ میں ادا کیا اور بہت دن حاجی صاحبؒ کی صحبت میں رہ کر گذارے دوسرا حج ۱۳۴۵ھ میں اور تیسرا ۱۳۵۰ھ میں ادا کیا۔

فهرست مضامین

آپ کی تصانیف میں فتاویٰ محمدی، فقہ حدیث، اذان واقامت حیات خضرؑ، مولوی معنوی سوانح مولانا رومؒ، سوانح امام ابوحنیفہ، دست غیب، گلزار سنت، نیک بیویاں، حیات شیخ الہند۔ مفید الوارثین، میراث المسلمین، علم الاولین، سراجی پر حاشیہ۔ الورد الشذی شرح جامع ترمذی، ہدایۃ متقین، ارشاد النبی، افعال النبی۔ خواب شیریں تعبیر نامہ خواب۔ ناقابل اعتبار روایات وغیرہ آپ کا علمی شاہکار ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ جو حضرت میاں صاحب کے لقب سے مشہور تھے دارالعلوم دیوبند میں درجۂ علیا کے استاذ تھے ان سے ابوداؤد شریف پڑھنے والے برصغیر میں ہزاروں علماء ہونگے علوم قرآن کے بہت بڑے ماہر اور بہت عظیم محدث جملہ علوم وفنون کے بہت بڑے محقق مگر بہت کم گو حدیث کے درس میں نہایت مختصر مگر جامع تقریر ایسی ہوتی تھی کہ حدیث کا مفہوم دل میں اتر جائے اور شبہات خود بخود کافور ہو جائیں بہر حال اپنے وقت کے عظیم محدث

مفسر، فقیہ اور عارف و کامل صاحب کشف وکرامات شیخ کامل تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک سنت کے عامل تھے سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بہت اہتمام کرتے تھے جب آپ نے گلزار سنّت لکھی تو حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بے حد پسند فرمائی اور اپنے مریدین سے فرماتے کہ گلزار سنّت کو پڑھو اور اس پر عمل کرو۔ آپ نے تمام زندگی درس و تدریس اور تبلیغ و اصلاح میں گذاری آپ کے مریدین کی تعداد تو ہزاروں ہیں جب کہ آپ مرید بہت کم کرتے تھے لیکن یہ بات مشہور ہے کہ انسانوں سے زیادہ آپ سے جنات مرید ہیں آپ بہت بڑے عامل بھی تھے تعویذ لینے والوں اور دعا کیلئے آنیوالوں کیلئے عصر کے بعد کا وقت مقرر تھا ہزاروں دیوبند اور باہر سے آنے والے عصر کے بعد جمع ہو جاتے تھے بہت سے لوگ طلباء علماء صرف زیارت اور ملاقات کیلئے حاضر ہوتے تھے غرض علم سے عمل سے دعاء سے ہر طرح سے منبع فیوض برکات تھے۔

آپ کا سفر گجرات کا بہت ہوتا تھا اور زیادہ گجرات سے تعلق تھا رمضان المبارک زیادہ تر راندھیر ضلع سورت میں گذارتے تھے

طبیعت علیل تھی اس سال راندھیر میں زیادہ قیام فرمایا، ۲۲ محرم بروز پیر اپنے مخصوص حضرات کو بعد نماز فجر بلایا اور یہ وصیت فرمائی کہ دنیا سے سب کو جانا ہے اگر میرا انتقال ہو جائے تو کچھ انتظار کی ضرورت نہیں فوراً غسل دے کر کفن میرے ساتھ ہے اس کو پہنا کر نماز پڑھ کر عام قبرستان میں دفن کر دینا نماز جنازہ حافظ محمد صالح صاحب (جو وہاں کے ایک بزرگ تھے) پڑھا دیں گے۔ اسی روز ایک بجے آپ نے فرمایا اب ہم جاتے ہیں اور کلمہ طیب پڑھا اور اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ دوشنبہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۴۵ء کو وصال فرمایا۔

آپ کے بہت سے خلفاء بھی بنگال، پنجاب، گجرات، یوپی وغیرہ میں تھے اکثر وفات پا چکے لیکن سلسلہ فیوض برکات اصلاح تبلیغ کا بفضل تعالیٰ جاری ہے۔

آپ کے خلفاء میں صرف آپ کے خادم خاص آپ کے بڑے پوتے جو آپ کے جانشین ہیں مولانا سیّد جلیل حسین میاں صاحب بحالت

پیری بفضل تعالیٰ موجود ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبی الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

(ڈاکٹر) سید جمیل حسین نبیرہ حضرت میاں صاحبؒ

عارف باللہ حضرت مولانا سیّد اصغر حسین رحمۃ اللہ علیہ کی

وصیّت

میں اپنے احباب سے یہ گذارش کرتا ہوں کہ ہر سنّت کا پورا پورا اہتمام رکھیں اور کسی سنّت کو خواہ وہ کتنی بھی چھوٹی سی ہو معمولی نہ سمجھیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر سنّت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔

مجدد ملّت محی السنّت مفکر ملّت قاطع بدعت عاشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم شیخ سلیمان مغلیہ نقشبندی مجددی کے

فیوض و برکات

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم واصحابہٖ وازواجہٖ واتباعہٖ اجمعین الحمد للہ ایک ایسے بزرگ کی صحبت و شفقت نصیب ہوئی کہ جس کے دل میں عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم موجزن ہے اور عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے شعلے بھڑک رہے ہیں جو ہر وقت عشق و مستی میں سرشار ہیں اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی دعوت تبلیغ و تلقین پر انوار روح کو تڑپانے اور قلب کو گرمانے والی مجالس جس میں اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور احیاء سنّت درود وسلام والہانہ اور عاشقانہ انداز میں آپ کا بیان گویا انوار کی بارش ہو رہی ہے اور زمین و آسمان سرمست جھوم رہے ہیں یہی آپ کا پیغام ہے اور یہی سعی بے پناہ ہے کہ امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم متبع سنت ہو کر اللہ تعالےٰ کو خوش کرے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ

اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ٥

"اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امّت سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تعالےٰ تم کو محبوب بنالے گا اور تمہارے تمام گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ بڑا غفور رحیم ہے"

یہ وہ بزرگ ہیں جس کا ہر ہر فعل سنّت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے خلوت میں جلوت میں ایک ہی فکر اور تڑپ ہے کہ کوئی سنّت رسول صلے اللہ علیہ وسلم چھوٹ نہ جائے ان ہی بزرگ شیدائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت احیاء سنت نے میرے دل میں ایک جذبہ اور داعیہ پیدا کیا اور ان ہی کی اجازت سے میں نے مرکز احیاء سنّت کے نام سے ایک ادارہ قائم کر دیا جس کا مقصد صرف اتباع رسول احیاء سنّت اور درود وسلام کی دعوت ہے۔ ہمیں اس کی بے پایاں مسرت و خوشی ہے کہ ان ہی بزرگ قطب العارفین سراج السالکین عاشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم محیٔ السنت مجدد ملت مفکر امّت حضرت الحاج شاہ سلیمان مظلہ نقشبندی مجددی نے اس ادارہ کی سرپرستی

قبول فرمالی ان ہی کے ارشاد کے مطابق ہم اس ادارہ مرکز احیاء سنّت سے چہل حدیث درود وسلام مرتبہ عاشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور بلند پایہ بزرگ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مدنی مدظلہ بڑی تعداد میں شائع کر چکے ہیں۔ اب یہ کتاب گلزار سنّت دوسری شائع کر رہے ہیں جو میرے جدامجد محیٔ السنّت عارف باللہ عالم ربانی حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب محدث دارالعلوم دیوبند کی تصنیفات میں سے ہے اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کی پسند فرمودہ ہے حضرت شیخ الہندؒ اپنے مریدین کو اس کتاب گلزار سنّت کو پڑھنے اور عمل کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔ یہ کتاب بہت مرتبہ ہندوستان اور پاکستان میں شائع ہو چکی اور بہت مقبول ہے اردو میں سنّت پر سب سے پہلی کتاب ہے اس کے بعد کی سنّت پر جو کتابیں شائع ہوئی ہیں اسی کی نقل ہیں اب ہم اس کتاب کو نئے انداز سے شائع کر رہے ہیں مضامین سب حضرت مصنف کتاب میاں صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اس کو بھی بڑی تعداد میں شائع کر رہے ہیں یہ سرپرست ادارہ حضرت شیخ سلیمان مغلیہ نقشبندی مجددی کے فیوض و برکات ہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت والا بزرگ مقدس سرپرست ادارہ کے درجات مزید بلند فرمائے اور آپ کی ذات بابرکات سے مزید فیوض وبرکات کا نزول فرمائے اور مخلوق خدا کو آپ کے فیوض وبرکات سے فیض یاب فرمائے اور امت مسلمہ کو اس کتاب کے پڑھنے اور سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور اپنے حبیب پاک سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت سے ہمارے قلوب کو منور فرمائے اور ہماری اس کاوش کو مقبول فرما کر ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

فقیر سراپا تقصیر
سیّد جلیل حسین (میاں صاحب)
اویسی قادری نقشبندی مجددی چشتی دیوبند

اتباعِ سُنّت

قرآن کریم کی بے شمار نصوص اور احادیث صحیح شاہد ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ کی تعلیمات اور آپ کی سنتوں کا اتباع ہی انسان کی مکمل اصلاح کا نسخہ اکسیر اور دنیا و آخرت کی سرکامیابی کا ضامن ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا۔

لَقَد کَانَ لَکُم فِی رَسُولِ اللّٰہِ اُسوَۃٌ حَسَنَہ ط۔ (سورۂ احزاب)

تم لوگوں کے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں ایک عمدہ نمونہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوہُ وَمَا نَھٰکُم عَنہُ فَانتَھُوا۔ (سورہ حشر)

اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روک دیں تم روک جایا کرو

اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مثالی نمونہ بنا کر بھیجا ہے اور لوگوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ ہر دور ہر حال میں عبادات و معاملات و معاشرت وعادات میں اس نمونے

فہرست مضامن

کے مطابق خود بھی اپنی زندگی بنائیں اور دوسروں کو بھی ایسی ہی زندگی بنانے کی فکر کریں لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِی رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ کا یہی مطلب ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور شمائل ایک حیثیت سے عملی قرآن ہے۔

اب یہ بات اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے واضح ہے کہ دین دنیا کی فلاح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کی عادات وسنن کی اتباع پر موقوف ہے جو صرف نماز روزہ اور دیگر عبادات کی حد تک نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے اخلاق و عادات معاشرت ومعاملات سب پر حاوی ہے۔

اس لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہر معاملہ میں ضروری ہے اور اسی میں فلاح دارین ہے اور انسان کی کامیابی آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی اسی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جائے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ (النساء)

جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ (بیان القرآن)

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ (الاحزاب)

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔ (بیان القرآن)

اور قرآن حکیم میں اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ کے ساتھ ارشاد فرمایا۔

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ (سورۂ نساء)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔ (بیان القرآن)

اور اللہ جل شانہ کا پاک ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ محبت رکھتے ہو تو

اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (آلِ عمران)	تم لوگ میرا اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف فرمادیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنیوالے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔ (بیان القرآن)

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کو اپنی محبت کے لیے علامت قرار دیا۔

حضرت ابو الدردا رضی اللہ عنہ اسی آیت کی تفسیر میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ میرا اتباع کرو نیک کاموں میں تقویٰ میں تواضع میں اور اپنے نفس کو ذلیل سمجھنے میں

اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی محبت کی علامت اتباعِ سنّت ہے۔

اللہ تعالےٰ کے نزدیک اتباعِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سنتوں کی اتباع کس درجہ اہمیت رکھتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور آپ کے مبارک طریقہ پر چلنے سے انسان اللہ تعالےٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور اللہ تبارک و تعالےٰ اس کے سب گناہ

معاف فرما دیتے ہیں اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہو گی اس لیے یہی سعادت مندی ہے کہ انسان بدعات سے بالکلیہ اجتناب اور پرہیز کرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کے ساتھ آپ کی سنّت کی اتباع کرے اور اپنے اوپر لازم کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بنے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا رفیق اور انبیاء شہدا صلحا کے ساتھ جنت میں رہے اور سَو شہیدوں کا ثواب حاصل کرے اور یہ بات واضح ہے جس قدر قرب آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرے گا اسی قدر اللہ جلّ شانہٗ کا قرب حاصل ہو گا گویا اتباع سنت ہی روح عبادت اور حاصل بندگی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم	تم میں سے کسی کا بھی ایمان کامل نہیں
حتیٰ یکون ھواہ	ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اسکے
تبعاً لما جئتُ بہ	تابع نہ بن جائیں جو میں لے کر آیا ہوں:

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا۔

من تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ	جس نے میری امت میں فساد کے

امتی فله اجر مائة شهید (مشکوٰۃ شریف)

وقت میری ایک سنت اختیار کی اسکے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

مشکوٰۃ شریف ہی میں ایک اور حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

ومن احبّ سنتی فقد احبّنی کان معی فی الجنّة۔ (مشکوٰۃ شریف)

جس نے میری سنت سے محبت کی۔ (یعنی اس پر عمل کیا) تو اس نے مجھ سے محبت کی اور مجھ سے محبت کریگا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے۔

من حفظ سنتی اکرمه الله باربع خصالٍ المحبة فی القلوب البررة والهیبة فی القلوب الفجرة والسعة فی الرزق والثقة فی الدّین (شرح شرعة الاسلام لسید علی زادہ)

جس نے میری سنت کی حفاظت کی (یعنی اس کو مضبوط پکڑا اور اس پر عمل کیا) تو خدا تعالیٰ چار باتوں سے اس کی تکریم کریگا (۱) نیک لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا فرمائے گا (۲) فاجر اور بدکار لوگوں کے دلوں میں اسکی ہیبت ڈالدیگا (۳) رزق فراخ کر دیگا (۴) دین میں پختگی نصیب فرمائیگا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کا ارشاد ہے۔

ان السنۃ مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق۔	سنت کی مثال نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی کے مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا (گمراہی سے) بچ گیا اور جو اس پر سوار نہ ہوا (یعنی سنت کو چھوڑ دیا) تو وہ غرق ہو گیا یعنی گمراہ ہو گیا۔

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اللہ رب العزت کو خواب میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عبدالرحمٰن تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو میں نے عرض کیا اے میرے پروردگار آپ کے فضل سے کرتا ہوں پھر میں نے کہا اے رب مجھے اسلام پر موت نصیب فرمانا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وعلی السنۃ اسلام کے ساتھ سنت پر موت آئے اس کی بھی دعا اور تمنا کرو۔

(تلبیس ابلیس)

سُنّت کی اہمیت حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظر میں

حضرت محبوب سبحانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک بزرگ چشتیہ سلسلہ کے حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھ کو کئی سال سے نسبت حق میں قبض تھا آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قبض کی شکایت کی تو حضرت خواجہ صاحب کی توجہ و دعا سے میری حالت قبض بسط سے بدل گئی آپ بھی کچھ توجہ فرمائیں کیونکہ حضرت خواجہ رحمہ اللہ نے اپنے تمام خلفاء اور مریدین کو آپ کے حوالے کر دیا ہے تو حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میرے پاس تو اتباعِ سنت کے سوا کچھ نہیں یہ سنتے ہی ان بزرگ پر حال طاری ہوا اور کثرت نسبت اور قوت باطنی کے اثرات سے سرہند شریف کی زمین جنبش کرنے لگی حضرت امام ربانی نے ایک خادم سے فرمایا کہ طاق میں سے مسواک اٹھا لاؤ آپ نے مسواک کو زمین پر پٹک دیا اُسی وقت زمین ساکن ہو گئی اور ان بزرگ کی کیفیت جذبی بھی جاتی رہی اس کے بعد آپ نے ان بزرگ سے فرمایا کہ تمہاری

کرامت سے سرہند کی زمین جنبش میں آگئی اور اگر یہ فقیر دعا کرے تو انشاء اللہ سرہند شریف کے مُردے زندہ ہو جائیں لیکن میں تمہاری اس کرامت سے اور اپنی اس کرامت سے کہ سرہند کے مردے زندہ ہو جائیں وضو میں بطریق سنت مسواک کرنا بدرجہا افضل جانتا ہوں

(دیباچہ دلائل مولانا شاہ محمد ہدایت علی جے پوری)

اللہ تعالیٰ پوری امت کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی عطا فرمائے اور دین پر استقامت نصیب فرمائے شرک وبدعت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے اور ایمان پر خاتمہ فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واہل بیتہ واہل طاعتہ اجمعین

فقیر سراپا تقصیر
سید جلیل حسین حسنی الحسینی نقشبندی دیوبند

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

حصہ اوّل

افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ

عارف باللہ عالم ربانی حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ

محدث دار العلوم دیوبند

خلیفہ و مجاز سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

کتب معین الدین لودنوی برسوتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وثنا ہے اس خالق کو جس نے فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو پیروی کرو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کی۔ فرمایا حضرت ہمارے نے کہ جس نے میری تابعداری کی وہ داخل ہوا جنت میں۔ اور جس نے انکار کیا پیروی اور تابعداری سے وہ داخل ہوا دوزخ میں۔ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

پس اے مسلمانو! ضرور ہے کہ ہر ایک بات میں آپ کی تابعداری کی جاوے۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے اسی طرح کرنا چاہیئے، کبھی کسی سنّت کو کمتر اور چھوٹا نہ سمجھنا چاہیئے۔ اس واسطے کہ حدیث شریف میں ہے چھوٹی سے چھوٹی سنّت پر عمل کرنا بہتر ہے بڑے بڑے کاموں سے۔

دیکھو غریبوں کے لئے کیسی آسانی فرما دی خدا تعالیٰ نے کہ جن کو طاقت نہیں بڑے بڑے ثواب کے کاموں کی، اور مقدور نہیں، ان کو چاہیئے کہ عمل کریں طریقہ سنت نبی کے اوپر، تو ملے گا ان کو ثواب زیادہ پُل بنانے ور مدرسہ بنانے اور کنواں بنانے سے۔ جب معلوم ہوئی یہ بات تو ضرور ہے مسلمان بھائیوں کو واقف ہونا اوپر طریقہ سنت نبی پیغمبر کے۔ سلام ہو

اللہ کا ان پر۔ اس لئے ارادہ کیا بندۂ عاجز نے کہ طریقے سنت کے لکھے حدیث شریف کی معتبر کتابوں سے۔ پس جمع کیا ان کو صحیح بخاری اور مسلم شریف و ترمذی وغیرہ سے۔ اور نام رکھا طریقہ رسول اور طریقہ سنت تاکہ مسلمان لوگ راہ سنت کی پاویں۔ اور عمل ان پر کر کے بڑے بڑے درجے جنت میں حاصل فرماویں۔ اب ہر ایک کام کی سنت تھوڑی تھوڑی بیان کی جاتی ہے۔ نہایت خیال کے ساتھ ان پر عمل کرنا ضروری ہے

باب اوّل طریقہ سُنّت واسطے صبح کو جاگنے اور کام میں لگنے

طریقہ ۔ جب صبح کو جاگو تو تین دفعہ الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ کہو اور کلمہ شریف پڑھو اور یہ دعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَلَمْ یُمْسِکْهَا فِیْ مَنَامِیْ۔ [1]

سُنّت ۲۔ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو تین دفعہ دھو لو۔

سُنّت ۳۔ اگر فرصت ہو تو صبح کی نماز کے بعد سورج ایک بالش[2] بلند ہونے

---

[1] یا صبح اٹھنے کی دوسری کوئی مسنون دعا پڑھ لے۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

[2] جس کا وقت طلوعِ آفتاب کے بعد تقریباً ۱۵، ۲۰ منٹ کے بعد شروع ہوتا ہے۔

تک بیٹھا رہے، جس جگہ نماز صبح کی ادا کی تھی۔ اور کرتا رہے ذکر خدا تعالیٰ کا۔ پھر دو رکعت نفل یا چار رکعت پڑھ کر اٹھے، پاوے گا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

طریقہ۔۲۔ اور پھر کسی حلال روزی کے شغل میں لگ جاوے۔ اور تمام دن نمازیں وقت پر پڑھتا رہے، تو لکھا جاوے گا یہ تمام دن عبادت میں۔

سُنّت ۴۔ جس آدمی کو فرصت دے خدا تعالیٰ اس کو چاہئے کہ دوپہر کو لیٹ جاوے تھوڑی دیر کے لئے، یہ ضرور نہیں کہ سووے۔ بلکہ لیٹ جانا کافی ہے اگرچہ نہ آوے نیند اس کو۔

باب دوسرا۔ رات کے طریقۂ سنّت کا

سُنّت اطفال۔ جب شام ہو جاوے اس وقت سے روک لو اطفال کو یعنی بچوں کو باہر نہ نکلنے دو۔ اس واسطے وارد ہوا ہے حدیث میں کہ "اس وقت پھیلتا ہے لشکر شیطان کا۔

سُنّت مکان۔ جب رات کو عشاء کی نماز کے بعد گھر میں آؤ تو دروازہ گھر کا بند کر لو، زنجیر، کواڑ یا پٹی سے۔

سنتِ گفتگو۔ عشاء کے بعد طرح طرح کے قصّے کہانی مت کہو، کہ ایسا نہ ہو کہ صبح کی نماز ہو جاوے قضاء، بلکہ سونا چاہیئے۔ مگر کچھ مضائقہ نہیں اگر سناوے نصیحت کی باتیں، یا ذکر نیک بندوں انبیاء اولیاء کا، اسی طرح کوئی پیشہ والا کرے کام اپنا بعد عشاء کی نماز کے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

سُنّتِ چراغ۔ جب رات کو سونے لگو تب چراغ گل کر دو، جلتا نہ رہنے دو کہ اس میں بڑا اندیشہ ہے۔ دیکھو ثواب سنت کا بھی ہوگا، اور حفاظت رہے گی۔ اسی طرح آگ جو چولہے میں ہو دبا دو، مٹی سے اور راکھ سے، اور کھلی نہ چھوڑو۔

ف۔ مکروہ ہے حقّہ نزدیک تمام علماء کے، کیونکہ بدبو پیدا کرتا ہے منہ میں، پس بہتر ہے کہ چھوڑ دو پینا اس کا۔ اور لاچار ہو تم کہ چھوڑ نہیں سکتے تو چاہیئے کہ تازہ کرو اور دھوتے رہو دن میں کئی بار، تا کہ نہ نجس ہو جائے پانی اس کا۔ اور نہ سڑ جاوے پانی۔ پس حرام ہے پینا ایسے حقّہ کا۔ پھر چاہیئے حقّہ والوں کو بوقت سونے کے دُور کریں اپنے سے حقہ کو اور مسواک کریں، اور منہ کو دھو کر سوویں، حقہ پیتے ہوئے نہ سوویں، کہ نقصان ہے اس میں بہت جان کا بھی اور دین کا بھی۔ کیا تم نے نہیں سنا حال ان لوگوں کا جو جل گئے اسی حقہ کے شوق میں اور یاد رکھو یہ بات کہ بہت کام کی ہے

یہ، اور غفلت کو چھوڑ دو۔ [۱]

سُنّت برتن۔ اور سونے سے پہلے تمام برتنوں کو ڈھانپ دو، اور کھلا نہ رہنے دو کوئی برتن، اثر ہوتا ہے اس سے وبا کا۔ اور راہ پاتا ہے شیطان۔ اور یاد رکھو کہ اگر برتن کے چھپانے اور ڈھانکنے کے لئے اور کچھ بھی نہ ملے تو لو ایک لکڑی اور بسم اللہ کہہ کر رکھ دو برتن پر۔ کافی ہے یہی ساتھ فرمان واجب الاطاعۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے۔

سُنّت بستر۔ سونے سے پہلے جھاڑو بستر کو کپڑے سے اور جھاڑو ساتھ کنارہ تہبند کے تو بہت ہی ثواب پاؤ گے کہ یہ مضمون ہے حدیث کا، اور طریقہ ہے سنت کا۔ فدا ہو جان اور مال ہمارا اوپر طریقہ سنّت کے اے اللہ زندہ رکھ ہم کو اوپر طریقہ سنت کے۔ اور ملا تو ہم کو ساتھ نیک کاروں کے۔

سُنّتِ خواب۔ اور جب ارادہ کرو تم خواب یعنی سونے کا تو پڑھو کسی قدر سورتیں قرآن شریف کی۔ پڑھو آیۃ الکرسی اور چاروں [۲] قل اور الحمد شریف

---

[۱] اور یہی طریقہ منہ کی صفائی کا سگریٹ پینے والوں کے لئے بھی ہے۔

[۲] چاروں قل پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے سارے بدن پر پھیر دے۔

اور درود شریف۔ اور اگر زیادہ نہ ہو تم سے تو ایک دو سورت[1] ضرور پڑھو۔ کہ سبب ہے یہ نیک بختی دنیا اور آخرت کا۔ اور خواب میں کوئی بات نظر آوے[2] تو پڑھو اعوذ باللہ اور بدل دو کروٹ۔ اور جس کو مفصل حال دیکھنا ہو خواب کا، نیند میں ڈر جانے کا، تو وہ ہمارا رسالہ "تعبیر صادق" یعنی خواب نامہ حدیث شریف ملاحظہ کرے کہ پاوے گا اس میں فائدہ بہت، اور بہتر ہے کہ پڑھے پہلے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ اور کلمہ شریف اور سووے باوضو ہو کر۔ اور باقی بیان صبح کو جاگنے اور کام میں لگنے کا گذرا ہے قریب۔

باب بیان میں سنّت پینے اور کھانے کے

سُنّتِ ید۔ یعنی ہاتھ دھونے کی سنّت بہت باعث ثواب کی ہے۔ کھانے سے پہلے اور بعد کھانے کے مستحب اور مسنون ہے دھونا ہاتھ کا۔
سُنّتِ دسترخوان۔ سنت ہے کہ کوئی دسترخوان کپڑے کا، یا کوئی کپڑا

---

[1] سورۃ الم سجدہ" اور سورۃ تبارک الذی" بھی رات کو پڑھنا وارد ہے اور حضرت شیخ الحدیث کے معمولات میں سے ہے۔ [2] یعنی ناگوار بات۔

رومال بچھا کر کھائیے۔ اور اگر دستر خوان چمڑے کا ہو تو بہت ہی عمدہ اور مسنون ہے۔

سُنّتِ بسمِ اللہ کی بڑی ضروری سنت ہے۔ اگر بسم اللہ کر کے نہیں کھایا تو شریک ہو جاتا ہے شیطان، اور بے برکت ہو جاتا ہے کھانا۔ پس اگر نہ یاد رہا شروع میں، تو کہے بسم اللہ جس وقت کہ یاد آوے، کہ اس سے پھر برکت آتی ہے کھانے میں۔

سُنّت شریک۔ اگر کئی آدمی ساتھ کھانے والے ہوں، تو لازم ہے ہر ایک کو کہ اپنے آگے سے کھاوے۔ اور اگر ہیں کئی قسم کی چیزیں ملی ہوئی، تو جائز ہے ہر ایک کو کہ جس طرف سے کھاوے۔ اور جو شخص تنہا کھاتا ہے، سنت ہے اس کے واسطے بھی یہی کہ بیچ میں سے نہ کھاوے، بلکہ کنارہ پر سے کھاوے۔ اس لئے کہ نازل ہوتی ہے برکت بیچ میں۔

سُنّتِ جلوس۔ یعنی بیٹھنے کی سنّت یہ ہے کہ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھے یعنی اوکڑو بیٹھ کر کھانا کھاوے۔ یا ایک پاؤں بچھائے رکھے اور ایک کو کھڑا رکھے[۱] اور کھانے کے واسطے مربع بیٹھنا یعنی چوک

---

[۱] اور دوزانوں بیٹھ کر کھانا کھانا بھی سنّت ہے۔

مار کر کھانا بھی نہیں چاہیئے بلا ضرورت کے۔ کذافی الاربعین۔

سُنّتِ ہاتھ۔ داہنا ہاتھ لگانا چاہیئے واسطے کھانے اور پینے کے۔ اور اگر عادت پڑ گئی ہو دوسرے ہاتھ سے کھانے کی تو چھوڑ دے اس کو۔ اور شروع کرے کھانا ساتھ داہنے ہاتھ کے۔ اور چاہیئے کہ بعد کھانا کھانے کے جو کچھ دانہ گرا ہو اس کو اٹھا کر کھالے۔ اور انگشت یعنی انگلیاں اپنی چاٹ لے کہ بہت بڑا ثواب ہے اس میں۔

سُنّتِ لقمہ۔ اگر کسی کے پاس سے لقمہ اس کا گر گیا تو چاہیئے کہ صاف کر کے اس کو کھالیوے۔ اور نہ چھوڑے اس کو واسطے شیطان کے۔

سُنّتِ سِرکہ۔ جس گھر میں سرکہ ہو وہ نہیں محتاج سالن کا۔ سنت ہے کھانا سرکہ کا۔

سُنّتِ غلّہ۔ سنت ہے گندم میں ملاوے کسی قدر جو۔ مثلاً کھاتا ہے خالص گندم تو چاہیئے کہ ملاوے پانچ سیر میں آدھ سیر، پاؤ سیر جو، تاکہ حاصل ہو ثواب سنت کا۔

سُنّتِ گوشت۔ سنت ہے گوشت کا کھانا۔ فرمایا حضرت نبی جی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سردار کھانوں کا دنیا و آخرت میں گوشت ہے۔

سُنّتِ برتن۔ چاہیئے کہ صاف کر لے برتن کو اور چاٹ لے۔ اگر ادا

کریگا اس سنت کو تو پاوے گا ثواب بے حد اور مغفرت کی دعا کریگا واسطے اس کے پیالہ اور برتن۔

سُنّتِ شکر۔ اور چاہیئے کہ بعد کھانے کے اول کرلے شکر مولا اپنے کا اور کہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا له

سُنّتِ شربت۔ یعنی پینے کی سنّت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں لے کر پیوے۔ اور ایک سانس سے پیتا ہوا نہ چلا جاوے بلکہ چاہیئے کہ دم لے کر تین سانس میں پیوے اور شکر بجالاوے۔

طریقہ۔ اور چاہیئے کہ کھانے میں عیب نہ نکالے اور بُرا نہ کہے. اگر نہ خوش آوے اس کو تو چھوڑ دے کہ یہی عادت تھی حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

سُنّتِ دوسری۔ کسی چیز کو پینے کی یہ ہے کہ بیٹھ کر پیوے کہ مکروہ ہے

له ایک اور دعا حدیث میں وارد ہے جس سے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ، اور اگر کسی کے یہاں دعوت کھانا ہو تو اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنَا وَاسْقِ مَنْ سَقَانَا پڑھے۔

کھڑے ہو کر پینا مگر پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا، ان کو کھڑے ہو کر پینا مسنون ہے۔

باب بیان میں سنتوں لباس اور کپڑوں کے

سُنّت رنگ۔ محبوب تھا حضرت کو ہمارے سفید رنگ کا کپڑا اور ثابت ہوا ہے آپ سے پہننا سیاہ رنگ کا بھی۔[1]

سنّت عمامہ۔ مستحب ہے سیاہ عمامہ یعنی صافہ باندھنا۔ اور شملہ اس کا مسنون ہے ایک ہاتھ کی مقدار اور زیادہ اس سے۔[2]

سُنّت پہننے کی۔ مسنون ہے کہ دائیں طرف سے پہنے کپڑے کو، اور دائیں پاؤں میں پہنے جوتہ پہلے۔

سنّتِ جدید۔ یعنی نئے کپڑے کی سنّت یہ ہے کہ اس کو پہن کر یہ دعا

---

[1] اور سفید بھی ثابت ہے

[2] حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ نے فضائل نبوی تحریر فرمایا ہے کہ عمامہ باندھنا سنت مستمرہ ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمامہ باندھنے کا حکم بھی نقل کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے عمامہ باندھا کرو، اس سے حلم میں بڑھ جاؤ گے [3] اگر میت کو کفن میں پہلے بائیں طرف سے لپیٹا جائیگا اور اسکے اوپر دایاں پلڑا

پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانَا ھٰذَا۔

سُنّت تہبند۔ کی یہ ہے کہ لنگی اور تہبند اور پاجامہ ٹخنے سے اوپر رہے نیچے ہرگز نہ لٹکاوے۔ نہایت سخت غصہ ہوتا ہے اس فعل سے اللہ جل جلالہ، اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکانے والے کے واسطے جو تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکا دے کہ نہیں نظر کرے گا اللہ تعالےٰ رحمت کی اس شخص پر۔

سُنّت ٹوپی۔ سنت ہے کہ رکھے نیچے عمامہ اور صافہ کے ٹوپی۔ پس جس نے باندھا صافہ بغیر ٹوپی کے، اس نے خلاف کیا سنّت کے۔ اور جس نے باندھا صافہ بغیر ٹوپی کے۔ اور کھلا رہا سر اس کا تو مکروہ ہوگی اس کی نماز، یاد رکھو ان معتبر مسائل کو نفع دیں گے دنیا اور آخرت میں۔

سُنّت لنگی۔ سنت یہ ہے کہ لنگی کو اوپر طریقہ تہبند کے باندھو۔ تاکہ ادا ہو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور حاصل ہو ثواب بے حد تم کو۔ اور فرق رہے تمہارے لباس اور کافروں کے لباس میں۔

سُنّت تکیہ مسنون ہے وہ تکیہ کہ بھری ہو اس کے اندر چھال کسی درخت

---

[1] البتہ ستر کا ڈھانکنا زیادہ اہم ہے اسلئے جس کو ستر کھلنے کا اندیشہ ہو وہ سلی ہوئی لنگی باندھے۔

کی اور اگر بھرے چھال کھجور کے درخت کی تو بہت زیادہ بہتر ہے۔

سُنّت ضروری۔ واسطے عورتوں کے یہ ہے کہ پہنیں ایسا کپڑا کہ جس کی آستین ہاتھ تک آجائے۔ اور جو عورتیں پہنتی ہیں کرتا ایسا کہ آستین اس کی آدھے ہاتھ یعنی کہنی تک ہوتی ہے تو وہ گنہگار ہوتی ہیں سخت۔ اور ضرور ہے کہ نہ پہنیں ایسا کپڑا کہ جس میں بدن نظر آوے[۱] اور نہ ایسا باریک کپڑا کہ بدن اس میں سے نظر آوے۔ کیونکہ ایسی عورتیں اٹھائی جاویں گی قیامت میں اور نہ ہوگا واسطے ان کے لباس۔ یہی مضمون فرمایا ہے حدیث میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اے مسلمانو سنا دو یہ ضروری مسئلے اپنے گھر کی عورتوں کو۔

سُنّت انگشتری۔ انگوٹھی کی سنت یہ ہے مرد کے واسطے کہ ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ چاندی کی انگوٹھی نہ پہنے، اور سونے کی انگوٹھی بالکل حرام ہے مردوں کے واسطے، ہرگز ہرگز نہ پہنیں بہت لوگوں کو دیکھا ہم نے پہنتے ہیں انگوٹھیاں بہت زیادہ وزن دار۔ بلکہ دو دو چار چار۔ پس ان کو چھوڑنا چاہیئے۔ یہ شعار، کہ اصل زیور زینت ہے واسطے عورتوں کے

[۱] یعنی بدن کی بناوٹ نظر آوے۔

اور نہیں جائز ہے مرد کو انگوٹھی جو زیادہ ہو ساڑھے چار ماشہ سے۔

سُنّتِ بال۔ جس شخص کے سر پر ہوں بال، اس کو چاہیئے کہ کبھی کبھی ان کو دھویا کرے، اور کنگھا کرتا رہے[1]۔ مگر بہتر یہ ہے کہ ہر روز نہ کرے لنگھا سر میں اور ڈاڑھی میں، بلکہ کرے تیسرے روز، یعنی چھوڑ دیا کرے کبھی کبھی کوئی دن خالی۔

سُنّتِ خضاب۔ اور چاہیئے کہ جس کے بال سفید ہوں داڑھی کے، وہ کرے خضاب ساتھ مہندی اور نیل کے۔ نہ کرے بالکل سیاہ خضاب، کہ یہ مکروہ ہے۔

سُنّتِ مونچھ اور ڈاڑھی۔ مسنون ہے کہ نہ بڑھاوے مونچھ[2] اور مسنون[3] ہے کہ بڑھاوے ڈاڑھی۔ اور ہرگز کم نہ کرے ایک قبضہ یعنی ایک مٹھی سے۔

---

[1] اور سر اور ڈاڑھی کو تیل لگانا بھی اس طرح مسنون ہے کہ پہلے بھوؤں کو لگائے پھر ڈاڑھی کو۔ (از خصائل نبوی) [2] لبوں کو کاٹ لے تو مونچھوں کا رکھنا اور سبالین کا بڑھانا جائز ہے

[3] مسنون کا مطلب یہ ہے کہ حدیث پاک سے اس کا واجب ہونا ثابت ہے جبھی تو ایک مشت سے کم کرنا سخت حرام ہے۔ اس موضوع پر حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کا رسالہ "ڈاڑھی کا وجوب" دیکھا جاسکتا ہے۔

اور سخت حرام ہے کٹوانا اور منڈوانا ڈارھی کا۔ بچاوے اس سے اللہ ہر مسلمان کو۔

سنتِ مہندی۔ سُنّت ہے عورتوں کو لگانا مہندی کا۔ یہ مضمون ہے بڑی پختہ حدیث کا۔ جو ہے مذکور ابوداؤد شریف میں۔

سُنّتِ سرمہ۔ مسنون ہے سرمہ لگانا مرد کو بھی اور عورت کو بھی، اور مسنون ہے لگاوے رات کو ہر آنکھ میں تین تین سلائی۔ یہی روایت مذکور ہے ترمذی شریف میں۔

سُنّتِ حجامت۔ اور مسنون ہے کہ رکھے بال تمام سر پر، یا مونڈے تمام سر کے بال۔ اور تھوڑے بال ایک طرف کے منڈوانا اور ایک طرف کے باقی رکھنا یہ بہت حرام ہے۔ ضرور بچنا چاہیئے اس سے اے مسلمانو۔

باب بیان میں نکاح کی سُنّت اور شادی وغیرہ کے

سُنّتِ نکاح۔ یہ ہے کہ ہو اوپر طریقہ سادگی کے۔ اور نہ ہو زیادہ تکلف اور بہت سامان اس میں۔

سُنّتِ یوم۔ یعنی مسنون دن واسطے نکاح کے جمعہ ہے۔ جو سبب ہے برکت اور بھلائی کا۔

سُنّتِ مکان۔ اور مسنون ہے نکاح کرنا مسجد میں۔
سُنّتِ اعلان۔ یعنی سُنّت ہے کہ مشہور کیا جائے نکاح، اور بجا دیا جائے دَف یعنی ایسا باجہ جو ایک طرف سے کھلا ہو، جس کو دَف اور ڈھپڑا کہتے ہیں۔
سُنّتِ خرما۔ مسنون ہے بعد نکاح کے لٹانا اور تقسیم کرنا خرما، یعنی کھجور یا چھوارے کا۔
سُنّتِ شب۔ اور مسنون ہے کہ جب جائے اول شب بی بی کے پاس، تو پکڑے بال اس کی پیشانی کے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا۔
سُنّتِ شوال۔ مسنون ہے اور محبوب ہے کہ کیا جائے نکاح ماہِ شوال میں کہ باعث ہے برکت کا۔
سُنّتِ ولیمہ۔ مسنون ہے کہ جب گذارے رات پہلی اپنی زوجہ کے پاس، تو کرے ولیمہ، اور کھلائے اپنے عزیزوں اور دوستوں اور رشتہ داروں اور مساکین کو، اور نہیں ضرورت کہ ہووے ولیمہ کچھ بہت بڑے سامان سے، بلکہ اگر پکاوے کھانا تھوڑا سا، اور جمع کرے اپنے رشتہ داروں یا دوستوں کو اور کھلاوے تھوڑا تھوڑا کافی ہے

یہ بھی۔ اور سنت ادا ہو جائے گی اس طرح بھی۔ اور بہت بُرا ولیمہ وہ ہے کہ بلائے جائیں اس میں مالدار اور دنیا دار لوگ، اور نہ بلائے جائیں مسکین غریب اور دیندار، بلکہ نکالے جائیں غریب محتاج، بُرا ہے ایسا ولیمہ اے بھائیو۔ جب کرو ولیمہ تو نیت رکھو اس میں سنت کی، اور بلاؤ غریب مسکین اور دینداروں کو۔ اور بلاؤ جس کو دل چاہے امیروں میں سے، مگر یہ کہ نہ نکالو غریبوں کو۔ اور جو شخص ولیمہ کرتا ہے ناموری اور دکھلانے کے واسطے، کہ لوگ اس کی تعریف کریں، تو کچھ ثواب نہیں ایسے شخص کو، بلکہ اندیشہ ہے غصّہ کا اللہ تعالیٰ کے۔

سُنّتِ دعوت ۔ مسنون ہے قبول کرنا دعوت کا۔ لیکن جو شخص کھاتا ہو مالِ حرام، رشوت یا سود، یا مبتلا ہو بدکاری میں، اس کی دعوت قبول نہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر ایک ہی وقت میں دو آدمی دعوت کریں، تو قبول کرو تم دعوت اس شخص کی جس کا مکان اور دروازہ قریب تر ہو تم سے۔

باب بیان میں سُنّتوں سفر کے اور متعلق اس کے

سنّتِ ہمراہی ۔ بہتر اور مسنون ہے کہ دو آدمی سفر میں جاویں۔ تنہا ایک شخص کو سفر میں جانا بہتر نہیں۔ جب کہ ضرورت ہو تو کچھ اندیشہ نہیں کہ جاوے

تنہا ایک شخص ہی۔ ارشاد ہے محدثین کا اور فقہائوں کا ہمارے، رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

سُنتِ روز۔ مسنون ہے کہ جاوے سفر کو دن جمعرات کے، اور یہ بھی مستحب ہے کہ شروع کرے سفر کا دن شنبہ کے، یعنی سینچر کے روز

سُنّت قیام۔ یعنی سفر میں ٹھہرنے کی سنت یہ ہے کہ درمیان راہ میں جس جگہ کو مسافر چلتے ہیں نہ ٹھیرے، بلکہ ایک طرف ہٹ کر ٹھیرے۔

سُنّتِ واپسی۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سفر میں ضرورت پوری ہو جائے تو پھر نہ ٹھیرے، بلکہ واپس چلا آئے، بلاضرورت اچھا نہیں ٹھیرنا باہر سفر میں۔

سُنّتِ مکان۔ اگر گیا تھا کسی دور سفر کو، اور آیا ہے بہت دن کے بعد تو سنت ہے کہ نہ داخل ہو گھر میں اچانک، بلکہ خبر کر دے پہلے اپنے آنے کی، اور کچھ دیر کے بعد جاوے اپنے گھر میں۔ اسی طرح اگر آیا ہے زیادہ رات گذرنے پر تو اسی وقت نہ جاوے گھر پر، بلکہ ٹھیر جاوے اور داخل ہو صبح کو بعد خبر ہونے کے۔ لیکن اگر ہوں وہ لوگ خبر دار تمہارے آنے سے، انتظار میں ہوں رات کو تو کچھ نقصان نہیں ہے کہ داخل ہو جاؤ رات کو۔ یہ طریقے ہیں سنت کے، عمل کرو ان پر، اور پاؤ تم بھلائی دنیا

اور آخرت کی۔

سُنّت نماز۔ سنت ہے کہ جب واپس آوے لوٹ کر سفر سے، تو پڑھے دو رکعت نماز مسجد جاکر، پہلے اس سے کہ گھر میں داخل ہو، سنت ہے یہ کہ نہ ساتھ ہو سفر میں کتّا اور زنگولہ یعنی گھونگرو، ورنہ پیچھے لگ جاتا ہے شیطان، اور بے برکت ہو جاتا ہے سفر۔

بَاب بیَان سُنّت کے کاموں کا

سُنّت سَلام۔ نہایت بڑی سُنّت ہے سلام۔ بہت تاکید فرمائی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی۔ اور چاہیئے کہ سلام کرے ہر مسلمان کو۔ اگرچہ نہیں پہچانتا ہو اس کو۔ کیونکہ سلام حق ہے اسلام کا، موقوف نہیں کسی کے جاننے اور شناسائی پر۔

سُنّتِ چھینک۔ جب چھینک آوے بھائیو تو کہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

سُنّت جواب۔ جب سنو کسی کو کہ اس نے اپنی چھینک کے بعد کہا الحمد للہ تو جواب میں تم ضرور کہو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ۔ بہت خیال کرو اس کا کہ یہ حق ضروری ہے اسلام کا۔

سُنّتِ اطفال۔ سنت ہے کہ سلام کرے لڑکوں پر، اس واسطے کہ حضرت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکوں پر، پس سلام کیا آپ نے ان پر۔ یہ حدیث موجود ہے۔ بخاری شریف میں اور مسلم شریف میں۔

سُنّتِ رخصت۔ اور جب رخصت ہو لوگوں سے تب بھی سلام کرو ان پر۔

سُنّتِ مصافحہ۔ اور سُنّت ہے مصافحہ بھائی مسلمان سے وقت ملنے کے، مرد مصافحہ کرے مرد سے، اگر عورت مصافحہ کرے عورت سے تب بھی جائز ہے۔ لیکن جائز نہیں کہ عورت مصافحہ کرے مرد سے۔

سُنّتِ تعظیم۔ جب کوئی بڑا شخص جس کو حاصل ہو عزّت دین کی تمہارے پاس آوے، تو بہتر ہے کہ کھڑے ہو جاؤ اس کی تعظیم کے واسطے۔ لیکن نہ کوئی دوست رکھے اس بات کو کہ لوگ اس کے لئے کھڑے ہوں۔

سنتِ مجلس۔ جب کسی مجلس میں پہنچو تو جس جگہ تم کو مل جائے موقع اور جگہ، بیٹھ جاؤ اسی جگہ پر، اور مکروہ ہے کہ دوسروں کو اٹھا کر تم وہاں بیٹھ جاؤ۔

سنتِ وسعت۔ جب کوئی شخص آوے اور جگہ نہ ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ ذرا مل کر بیٹھ جائیں، وسعت کر دیں واسطے مومن آنے والے کے۔

سنّتِ کلام۔ جس جگہ ہوں صرف تین آدمی، تو جائز نہیں کہ دو آدمی کریں آہستہ باتیں تیسرے کو چھوڑ کر، اس واسطے کہ دل اس کا رنجیدہ ہو گا۔ اور بُرا ہے رنج دینا دل کو مسلمان بھائی کے۔

سُنّتِ اجازت۔ اور مسنون ہے کہ جب داخل ہو کسی کے مکان میں، تو اوّل اجازت لے کر داخل ہو۔

سنّتِ جمائی۔ چاہیئے کہ جب آوے جمائی اور انگڑائی، تو بند کر لے اپنے منہ کو، اور نہ کھولے اس کو، اور اگر بند نہ کر سکے تو رکھ لے ہاتھ اوپر اس کے۔

سُنّت نام۔ سنت ہے کہ نام رکھے اپنی اولاد کا عبداللہ اور عبدالرحمن، اس لئے کہ فرمایا ہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ محبوب تر ناموں کا نزدیک اللہ کے، عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔

بَاب سُنّتوں کا متعلق بیماری وغیرہ کے

سُنّتِ عیادت۔ یعنی بیمار پرسی کی سنت یہ ہے کہ جاوے مسلمان بھائی کی خبر لینے بیماری میں۔

سنتِ واپسی۔ سنت یہ ہے کہ جلد واپس آوے بیمار کے پاس سے،

تاکہ وہ رنجیدہ نہ ہو تمہارے بیٹھنے سے، اور نہ خلل پڑے اس کے گھر والوں کے کام میں۔

سُنّتِ تسلّی۔ ہر طرح سے تشفّی کرنی بیمار کی مسنون ہے، کہے اس سے کہ ان شاء اللہ تم اچھے ہو جاؤ گے، اور بڑی قدرت ہے اللہ تعالیٰ کی، غرض ڈرانے والی بات اس سے نہ کہے۔

ہدایت۔ رات کو بیمار پُرسی جائز ہے، یہ جو لوگ منحوس سمجھتے ہیں، غلط ہے اسی طرح جب بیماری کی خبر سنو، اسی وقت سے جب دل چاہے بیمار پُرسی کو آؤ یہ ضروری نہیں کہ تین روز بیمار رہنے کے بعد عیادت کرے، بلکہ جب چاہے کر آئے۔

سنتِ دوا۔ مسنون ہے دوا کرنا بیماری میں، نظر رکھے اللہ تعالیٰ پر اور علاج کرتا رہے۔

سُنّتِ کلونجی۔ سُنّت ہے دوا کرنا ساتھ شونیز یعنی کلونجی کے، اور مسنون ہے دوا کرنا شہد سے، کیونکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دونوں چیزوں میں شفا رکھی ہے خدا تعالیٰ نے اور وارد ہوئی ہیں بہت حدیثیں ان کی تعریف میں۔

سُنّتِ فال۔ سنت یہ ہے کہ جب کسی کا عمدہ نام یا کوئی کلمہ سُنو، تو

اسے اپنے مدّعا کے مناسب اور بہتر سمجھ کر خوش ہو جاؤ، یہی فال ہے بدفالی لینا سخت منع ہے۔ مثلاً سفر کو جاتے ہوئے گیدڑ راستہ میں ہو کر گذر جائے تو لوگ اس دن کو چھوڑ دیتے ہیں، پھر کسی دن سفر کرتے ہیں یا مثلاً صبح کو بندر کا نام نہیں لیتے، ان کو بُرائی کا باعث سمجھتے ہیں، یہ سب منع ہے، اور بہت بُرا ہے منحوس سمجھنا کسی آدمی کو، اور غلطی ہے کہ کہتے ہیں کہ فلاں مکان کی وجہ سے ہم کو مرض آیا یا نقصان ہوا۔

سُنّتِ موت۔ سنّت ہے کہ جلدی کریں دفن میں میّت کے۔

سُنّت قبر۔ یہ ہے کہ ڈالیں اس کی قبر پر پانی، اور بہت اونچی نہ بناویں اور پختہ نہ بناویں۔

سُنّتِ طعام۔ سُنّت ہے کہ دیا جائے کھانا میّت کے رشتہ داروں کو لیکن خیال کرو کہ نہیں جائز اس کا کھانا تمام برادری اور رشتہ داروں کو بلکہ کھاویں وہی لوگ جو شریک ہیں میت والوں کے کھانے میں، اور نہیں جائز ناموری اور دکھاوا۔ بلکہ جو کچھ موجود ہو، دے دیا جائے۔

یہ وہ باتیں ہیں سنت کی، جن کے عمل کرنے سے آدمی نجات پاتا ہے اور محبوب ہوتا ہے طرف اللہ کے، پس اے مسلمانو! عمل کرو شوق سے، اور کرو کہ طریقہ سنت کا نصیب ہو ہم سب کو۔ اور ہوں ہم سب آخرت

فہرست مضامین

میں ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

الحمدللہ کہ تمام ہوا رسالہ "گلزارِ سنّت"، ساتھ سعی بندہ محمد رحمت اللہ عفا اللہ عنہ کے ماہ ربیع الاولیٰ ۱۳۲۳ھ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہٖ وذرّیاتہٖ وسلم۔

ضمیمہ

جنابِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اور پاکیزہ شمائل اور آپ کی عادتوں کا بیان

خوش خلقی بیہقی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے اور سب سے زیادہ خوش خلق تھے۔

لوگوں کی ایذاء پر صبر ابنِ سعد نے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ لوگوں کی ایذاء پر صبر فرماتے تھے۔

(ف) کسی کی ایذاء پر طبعی طور پر غصہ آتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے، اس وقت ہمت کر کے تھوڑی سی عادت بنالے کہ میں خوش دلی کی عادت ڈالتا ہوں تاکہ سنت کا ثواب ملے۔ اللہ راضی ہو۔

چلنے کا انداز حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی عادتِ شریفہ کچھ

فہرست مضامن

جھک کر اور کچھ تیز رفتار سے مردانہ وار پاؤں زمین پر سے اٹھا کر چلنے کی تھی، چلتے ہوئے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ کسی اونچی جگہ سے نیچے کو اُتر رہے ہیں۔

(ف) اتباعِ سنّت کے حریص کو ابتداءً بتکلف اس کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

دیکھنے کا انداز جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن کے ساتھ مڑ کر توجہ فرماتے۔ یعنی یہ کہ صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے کہ اس طرح دوسرے کے ساتھ لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات متکبرانہ حالت ہوجاتی ہے۔

تبسم کا انداز اکثر ہنسنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم ہوتا تھا۔

غصّہ دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے آپ کو کبھی غصہ نہ آتا تھا البتہ اگر کسی دینی امر اور حق بات سے کوئی شخص تجاوز کرتا تو اس وقت آپ کے غصّہ کی کوئی تاب نہ لاسکتا تھا اور کوئی اس کو روک بھی نہ سکتا تھا یہاں تک کہ آپ اس کا انتقام نہ لیں۔

حیا کا ذکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کثرتِ حیا کی وجہ سے کسی شخص کے چہرے پر نگاہ نہیں جماتے تھے۔ یعنی آنکھوں میں آنکھیں

فہرست مضامین

ڈال کر کسی سے بالمقابل نہ ہوتے تھے

ہدیہ اور تقسیم کیلئے صدقات قبول کرنے میں سُنّت

امام احمد وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لاتا تھا (تاکہ آپ اس کو موقع پر صرف کر دیں) تو آپ فرماتے تھے۔ اے اللہ! فلاں شخص پر رحمت فرما۔

(ف) ہم کو بھی یہ طریقہ برتنا چاہیئے کہ جب کوئی ہمارے ذریعہ سے صدقات تقسیم کرائے یا کسی چندہ میں روپیہ دلائے تو ہم اس کو یہی دعا دیں۔

خوشی اور ناگواری میں سُنّت

حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوشی پیش آتی تو فرماتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ اور جب ناگواری پیش آتی تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔

نیا کپڑا پہننے کی سُنّت

خطیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو جمعہ کو پہنتے تھے۔

فہرست مضامین

تحیۃ الوضو ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تھے تو دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے جبکہ وقت مکروہ نہ ہوتا. پھر نماز (فرض) پڑھنے (مسجد) تشریف لے جاتے تھے۔

مسواک کی سُنّت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعتیں مسواک کر کے پڑھنا ان ستّر رکعتوں سے افضل ہے جو بے مسواک کے پڑھی جاویں۔

ایک حدیث میں ہے کہ مسواک کا اہتمام کیا کرو کہ اس میں دس فائدے ہیں. پہلا منہ کو صاف کرتی ہے، دوسرا اللہ کی رضا کا سبب ہے. تیسرا شیطان کو غصہ دلاتی ہے. چوتھا مسواک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں پانچواں فرشتے محبوب رکھتے ہیں. چھٹا مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے ساتواں بلغم کو قطع کرتی ہے. آٹھواں منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے. نواں مرنے کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے. اور سب سے علاوہ یہ کہ سنّت ہے۔

(ف) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہی تھا. علماء نے لکھا ہے کہ مسواک کے اہتمام میں ستّر فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

دشواری کے وقت کی سُنّت

امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی دشواری پیش آتی تھی تو نماز نفل پڑھتے تھے۔

(ف) اس عمل سے ظاہری و باطنی، دنیوی و اخروی نفع ہوتا ہے اور پریشانی دور ہوتی ہے۔

جمعہ کے وہ اعمال جو سُنّت سے ثابت ہیں

۱۔ غسل کرنا، اور غسل میں خطمی استعمال کرنا۔

۲۔ ناخن کٹوانا، ہاتھ کے ناخن کاٹنے میں ترتیب مسنون یہ ہے۔ سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی، بیچ کی اُنگلی، اس کے برابر والی انگلی، چھنگلیاں۔ پھر الٹے ہاتھ کی چھنگلیاں، اس کے برابر والی اُنگلی، بیچ والی اُنگلی، اس کے برابر والی انگلی، انگوٹھا، پھر سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا۔

اور پاؤں کے ناخن کاٹنے میں ترتیب مسنون یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرنا۔

۳۔ خوشبو لگانا ۴۔ سورۂ کہف پڑھنا ۵۔ جمعہ کی آخری ساعت میں دعاؤں کا اہتمام کرنا ۶۔ کثرت درود شریف ۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی

حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائیگا۔

تواضع

صاحب معراج سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا سے زیادہ متواضع تھے۔ صوفیائے کرام کہتے ہیں کہ حقیقی تواضع تجلّی شہود کے دوام کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہیں کہ "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تواضع کے واقعات ایک دو نہیں ہزاروں سے زیادہ ہیں" نمونہ کے طور پر ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ سفر میں چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک بکری ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اور اس کا کام تقسیم فرمادیا۔ ایک نے اپنے ذمہ ذبح کرنا لیا، دوسرے نے کھال نکالنا، کسی نے پکانا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پکانے کے لئے لکڑی اکھٹی کرنا میرے ذمہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا حضور، یہ کام ہم خود ہی کرلیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ تم لوگ اس کو بخوشی کرلو گے لیکن مجھے

فہرست مضامین

یہ بات پسند نہیں کہ مجمع میں ممتاز ہوں اور اللہ جل شانہٗ بھی اس کو پسند نہیں فرماتے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میری اتباع کرو نیک کاموں میں تقویٰ میں، تواضع میں اور اپنے نفس کو ذلیل سمجھنے میں۔

روزمرّہ کے مختلف احوال کی مسنون دُعائیں

مشائخ علماء کرام فرماتے ہیں کہ روزمرّہ کی زندگی میں مختلف احوال کی دعائیں جس خوش نصیب کے معمول میں ہوں، اسے ایک تو سارے کام میں برکت اور آسانی میسر ہوتی ہے۔ دوسرے اس کا شمار اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں میں ہو جائیگا۔ لیکن اس پر عمل اسی وقت نصیب ہوگا جب دل سے غفلت دور ہو جائے۔ اور اللہ پاک سے جیّ تعلق پیدا ہو جائے جس کے لئے مشائخ کی صحبت اور کچھ عرصہ ان کے تلقین کردہ اذکار کی پابندی ضروری ہے۔ ورنہ غافل قلب والا دعاؤں کے فضائل اور اس کی برکات کا علم ہونے اور دعا کے الفاظ یاد ہونے کے باوجود موقع پر دعا کرنا بھول جاتا ہے۔ مثلاً کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ہر آدمی کے علم میں ہے لیکن اکثر لوگ اس کو بھی بھول جاتے ہیں۔ اور کھانا بے برکت ہو جاتا ہے۔ عام پیش آنے والی دعائیں ذیل میں درج کی جا رہی ہیں ان کو یاد کر کے عمل میں لائیں۔ جس سے اول اتباع سنت کا ثواب، دوسرے اللہ پاک کا کثرت سے ذکر کرنے والوں میں شمار، تیسرے ہر کام میں برکت اور سہولت کا حصول ہوگا۔

دُعا، جو بوقتِ مغرب پڑھی جائے | اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِیْ۔

دُعا، جب گھر میں داخل ہو | اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

دعا، جب سونے لگے | اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی۔

دعا، جب سوکر اٹھے | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

دعا جب بیت الخلاء میں جانے لگے | بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔

دُعا جب بیت الخلاء سے نکلے | غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

دُعا جب وضو شروع کرے | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دعا جو وضو کے دوران پڑھے | اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

دُعا جب وضو کر چکے | اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ

وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔

دُعا جب گھر سے نکلے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

دُعا جب مسجد میں داخل ہو بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

دعا جب مسجد سے باہر نکلے[له] بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ

دُعا جب اذان ختم ہو اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

له فائدہ:۔ کشائش رزق کے لئے اس دعا کے بعد راستہ چلتے ہوئے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ رِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا اور اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اور درود شریف پڑھ لے۔

دُعا جب نماز سے فارغ ہو | بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَذْھِبْ عَنِّیْ الْھَمَّ وَالْحُزْنَ۔

دعا جب کھانا شروع کرے | بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ۔

دعا جب کھانا کھا چکے | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

دُعا جب دعوت کا کھانا کھائے | اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔

دعا جب کپڑا پہنے | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔

دعاءِ استخارہ | (دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا[1] الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا[2]

---

[1] [2] یہاں پر اس مقصد کا ذکر یا تصور کرے۔

الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ، ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

دعا جب کسی کو رخصت کرے | اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ۔

دعا جب سوار ہونے لگے۔ | بِسْمِ اللّٰهِ۔

دعا جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھے | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

دعا جب سفر سے واپس آئے | آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

دعا جب شہر میں داخل ہونے لگے | اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهَا (تین بار) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَآ اِلٰٓی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَآ اِلَیْنَا۔

دعا جب کسی منزل پر اترے | اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

دعا جب کوئی مصیبت پیش آئے | اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْهَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَیْرًا۔

دعا جب کوئی مشکل پیش آئے | اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا

فهرست مضامین

وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ۔

دعا جب نیا چاند دیکھے | اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

دعا جب آئینہ دیکھے | اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔

دعا، جب کوئی خوشی کی بات دیکھے | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔

دعا جب کوئی ناگواری بات پیش آئے | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

دعا جب غصہ آئے | اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ٥

دعا جب مجلس سے فارغ ہو | سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔